از مولانا مفتی سیف اللہ حقانی مفتی دارالعلوم حقانیہ

مسلمانوں کے قبرستان میں قادیانی کی تدفین

استفتاء ۔ کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلے میں کہ بعض قادیانی اپنے مردے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دیتے ہیں اور پھر مسلمانوں کی طرف سے مطالبہ ہوتا ہے کہ ان کو نکالا جائے۔ تو کیا قادیانی کا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں اور مسلمانوں کے اس طرز عمل کا کیا جواز ہے۔ (سائل جاوید اقبال بنوں)

الجواب ۔ قادیانی کافر اور مرتد ہے۔ کیونکہ قادیانی دعویٰ اسلام کے باوجود ضروریات اسلام سے انکار کر رہے ہیں۔ اور اسی کو ارتداد کہا جاتا ہے۔ کسی کافر کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں ہے۔ ہندیہ ج ۱ ص ۱۵۹۔ بلکہ کفار اور مشرکین کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔ مگر کافر کی تدفین، مسلمان کی تدفین سے متغائر ہے۔ کافر کو بغیر مراعات سنت لحد کے زمین میں دفنایا جائے گا۔ البحر ج ۲ ص ۱۹۱۔ اور مرتد کا تو کفار کے قبرستان میں بھی دفن کرنے کے لئے دینا ممنوع ہے۔ بلکہ بغیر غسل و کفن کے کتے کی طرح کسی گڑھے میں گاڑا جائے گا۔ علامہ ابن نجیم تحریر فرماتے ہیں:۔

اما المرتد فلا یغسل ولا یکفن وانما یلقی فی حفیرة کالکلب ولا یدفع الی من انتقل الی دینهم کما فی فتح القدیر البحر الرائق ج ۲ ص ۱۹۱ وهکذا فی الدر المختار

لہذا کسی قادیانی کا مسلمانوں کے قبرستان میں دفنانا شرعاً جائز نہیں ہے اور اگر کسی جگہ مسلمانوں کے قبرستان میں قادیانیوں نے قادیانی کو دفن کر دیا تو چونکہ مسلمانوں کا قبرستان صرف مسلمانوں کے لئے ہی وقف ہوتا ہے کسی غیر کے لئے نہیں لہذا اس صورت میں قادیانی غاصب متصور ہوں گے۔ تو اس طریقے سے کافر کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کے جرم کے ساتھ جرم غصب بھی لازم آگیا۔ اور اس کے ساتھ ذمی کے میت کو اگرچہ اسلام نے محترم ٹھہرایا ہے مگر کافر اور مرتد کو نہیں۔ در مختار بحر حوالہ بالا

اور اسی طرح در مختار میں ہے عظم الذمی محترم الخ اور رد المختار میں ہے:۔

قوله عظم الذمی محترم الخ فلا یکسر اذا وجد فی قبره لانه کما حرم ایذائه فی حیاته الی قوله واما اهل الحرب فان احتیج الی نبشهم الخ ج ۱ ص ۶۶۸

اور مرتد کا الحربی ہے چنانچہ جس طرح کہ حربی کے قتل سے قصاص واجب نہیں اسی طرح مرتد کے قتل سے

بھی واجب نہیں۔ (ہندیہ) اور مسلمانوں کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ مسلمانوں کی کسی چیز بالخصوص کسی موقوف چیز پر کسی کافر کا غاصبانہ قبضہ بشرط قدرت توڑ نہ ڈالے (ہندیہ ج۲ ص ۴۴۷)

وفی الحدیث اخو المسلم لا یظلمہ ولا یسلمہ (مشکوٰۃ ج۲ ص ۴۲۲) لہٰذا صورت مذکورہ میں علاقہ کے لوگوں پر لازم ہے کہ وہ اس قادیانی میت کو مسلمانوں کے قبرستان سے نکال کر کسی گڑھے میں دفن کردیں تاکہ ان جرائم کا ازالہ ہو جائے۔ اور یہ صورت نبش حرام کی صورت نہ ہوگی۔ کیونکہ غصب کی صورت میں مسلمان میت کا نبش بھی جائز ہے۔ اور کافر اور مرتد کا تو بطریق اولیٰ جائز ہوگا۔ ہندیہ میں المیت بعد ما دفن بمدۃ طویلۃ او قلیلۃ لا یسع اخراجہ من غیر عذر والعذر ان یظہر ان الارض مغصوبۃ ج۲ ص ۴۷۰

اور اگر بالفرض یہ تدفین وہاں کے کسی مسلمان کی اجازت سے ہوئی ہو تو اس کا بھی شرعاً کوئی اعتبار نہیں ہے۔ کیونکہ یہ حق کسی کو حاصل نہیں۔ کہ جہتہ موقوف علیہا میں تغیر اور تبدیل کرلیں۔

ردالمحتار میں ہے۔ فان شرائط الواقف معتبرۃ اذا لم تخالف الشرع وھو مالک فلہ ان یجعل مالہ حیث یشاء الخ ج۳ ص ۳۹۵ وفی ص ۴۱۲ فیہ/ شرط الواقف کنص الشارع ای فی المفہوم والدلالۃ ووجوب العمل الخ اور اسی طرح یہ ظاہر ہے کہ کوئی مسلمان کسی کافر کو مسلمانوں کے حق دبانے کی اجازت دینے کا مجاز نہیں ہے۔ یہ بھی ملحوظ ہو کہ چونکہ قادیانی صورت مذکورہ میں مسلمانوں کے وقف کے غاصب ٹھہر گئے ہیں اور اس میں تصرف کرکے اپنا میت اس میں دفن کردیا ہے اور اسی طرح صورت میں ایسے وقف مغصوبہ کا استرداد ضروری ہے لہٰذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ جس طرح بھی ممکن ہو اپنا مغصوب وقف کا استرداد کرلیں۔ ہندیہ میں ہے

ولو غصبہا من الواقف او من والیہا غاصب الیٰ قولہ فان کان الغاصب زاد فی الارض من عندہ ان لم تکن المزیادۃ الی قولہ فان یسترد الارض من الغاصب بغیر شیٔ (ج۲ ص ۴۴۷)

تنبیہ:۔ اور جس طرح کہ ابتداء کافر اور مرتد کی تدفین مسلمانوں کے قبرستان میں ممنوع ہے اسی طرح بقاءً بھی ممنوع ہے۔ یدل علیٰ ذلک ما فی ھندیہ نصہ ھذا مقبرۃ کانت من المشرکین ارادوا ان یجعلوھا للمسلمین فان کانت اثارھم قد اندرست فلا بأس بذلک وان بقیت اثارھم بان بقی من عظامھم شیٔ ینبش ویقبر ثم یجعل مقبرۃ للمسلمین..... الخ (ج۲ ص ۴۶۹)

فلیتامل :۔ اور مسلم شریف کی حدیث میں ہے من رای منکم منکراً فلیغیرہ بیدہ۔ (جلد ۱ ص ۵۱)

اس لیے مسلمانوں پر اس منکر کا ازالہ ضروری ہے۔ ——— "یہ تحقیق باصواب ہے، حکومت اور واقفین اور مقامی بااثر اشخاص پر ضروری ہے کہ وہ اس میت کو نکلوائیں یا نکالیں"۔ —— محمد فرید عفی عنہ شیخ الحدیث وصدر دارالافتاء دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک